مراقبات

مراقبۂ احدیّت: اس مراقبہ میں آیتِ کریمہ ''وَاِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ'' (سورۃ البقرہ، 2-163) اور ''وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ'' کے مفہوم کا خیال کرے کہ میرا معبود صرف ایک اللہ ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں۔ مجھے اس کی عبادت کرنا ہے۔ خواہشاتِ نفسانی کے بتوں کو پاش پاش کر کے صرف ذاتِ الٰہی پر تکیہ کرنا ہے۔

مراقبۂ معیّت: اس مراقبہ میں آیتِ کریمہ ''وَهُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ'' (سورۃ الحدید، 57-4) ''تم جہاں کہیں بھی ہو وہ (اللہ) تمہارے ساتھ ہے۔'' کا دھیان کرنا ہے۔ یعنی یہ خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ ہر حال، ہر وقت اور ہر مقام پر میرے ساتھ ہے۔ یہ مراقبہ راسخ ہو جانے سے غیر اللہ کا خوف دل سے نکل جاتا ہے اور انسان کے اعمال سنور جاتے ہیں۔ کیونکہ کسی گناہ کا خیال آتے ہی فوراً احساس ہو جاتا ہے کہ مجھے تو معیّتِ باری تعالیٰ حاصل ہے۔

مراقبۂ اقربیّت: اس مراقبہ میں آیتِ کریمہ ''نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ'' (سورۃ ق، 50-16) ''ہم تیری شہ رگ سے بھی قریب تر ہیں۔'' --- کا دھیان کرنا ہے۔ اقرب، قرب کا انتہائی درجہ ہے یعنی اس سے بڑھ کر قرب کا تصور بھی محال ہے --- سو اس میں کیفیت یہ ہو کہ اس کی محبت کو دل میں یوں بسا لیا جائے جیسے پھول میں خوشبو بسی ہوتی ہے۔ جب محبت حال بن جائے گی تو اس کے احکام پر عمل کے لیے بے تابانہ لپکے گا اور اللہ کریم کے ساتھ تعلق کچھ یوں استوار ہو جائے گا کہ اس کا نام تو کسی کی زباں سے نکلے گا اور

دل آپ کا باغ باغ ہو جائے گا۔

ع دل کھِڑ ویندا جد سُونہہ پوندی ڈھول دی آ

مراقبۂ فنا و بقا: اس مراقبہ کا وظیفہ یہ آیتِ کریمہ ہے: ''کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ o وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام''

(سورۃ الرحمٰن، 55-26,27)

''تمام کائنات فانی ہے اور تیرا رب کہ صاحبِ جلال و اکرام ہے باقی رہے گا۔''

پہلے حصہ میں یہ محسوس کرنا ہے کہ ساری کائنات فنا ہو چکی ہے۔ سالک خود بھی معدوم ہو گیا ہے، اندھیرا چھا گیا ہے--- اس مراقبہ کا تقاضا اور تاثیر یہ ہے کہ نفس کے تمام مطالبات فنا ہو جائیں اور خواہشات نفسانی سے دل پاک ہو جائے۔ پھر دوسرے حصہ میں تفکر کرتا ہوا محسوس کرے کہ کائنات میں جو کچھ بھی ہے وہ اسی ذات اقدس کی تجلیات و انوار کا فیضان ہے اور اس کا تقاضا ہے کہ جو کچھ بھی عمل کرنا ہے وہ اللہ کی مرضی کے مطابق ہونا ہے۔ گویا سالک کی پسند اللہ کی پسند کے تابع ہو جائے۔

مراقبۂ رؤیت: اس مراقبہ میں حدیث شریف کے ٹکڑا:

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ (رواه البخاری و المشکوٰۃ)

''عبادت ایسے کر گویا تو اللہ کو دیکھ رہا ہے۔''

اور آیت کریمہ ''اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى (سورۃ العلق، 96-14)

''(کیا انسان) نہیں جانتا کہ اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔''

--- کے مفہوم میں اتنا ڈوب جائے کہ اللہ کی رؤیت دائمی حال بن جائے اور دیدارِ باری تعالیٰ نصیب ہو جائے۔

فقیر کو یہ مراقبہ خود حضور ﷺ نے عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس مراقبے میں توجہ سے تیرے مرید کی روح یک دم عرش عظیم کی تمام منازل کو عبور کرتی ہوئی عالمِ امر کے پہلے دائرہ تقرّب میں پہنچ جائے گی۔

مراقبۂ رفتار: فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰه (سورۃ الذّاریات، 51-50)

"اللہ کی طرف دوڑو۔"

اس مراقبہ میں روح عالمِ امر کی بلند ترین منازل کی طرف گرم پرواز ہو جاتی ہے۔ اعمال کی خوبی سے روح میں جوں جوں قوت آتی جاتی ہے توں توں روح آگے بڑھتی اور مسلسل جادہ پیما رہتی ہے۔ فقیر کو یہ مراقبہ بھی حضور ﷺ کی عطا ہے۔

فنا فی اللہ اور بقاء باللہ کے بعد سالک المجذوبی کا طویل فاصلہ طے کر کے مسجد نور میں رسائی ہوتی ہے جس کے قریب دریائے رحمت موجزن ہے۔ اسے عبور کرنے کے بعد گویا سالک پہلے عرش کی ایک تہائی مسافت طے کر پایا۔ یاد رہے کہ اگرچہ عرشِ عظیم ایک ہے مگر یہ نو منازل پر مشتمل ہے۔ پہلے عرش سے آگے ایک خلاء اور پھر دوسرے عرش کا آغاز ہوتا ہے۔ ہر عرش پہلے عرش سے کہیں زیادہ وسیع و عریض ہے۔ تا آنکہ نو عرش عبور کرنے کے بعد عالمِ امر کے پہلے دائرہ مقام تقرّب میں پہنچ گیا۔ کعبہ زمین سے نویں عرش کی انتہا تک ولایت اولیاء کا ملک ہے۔ اس سے آگے ولایتِ انبیاء کا بے پایاں علاقہ ہے

جس میں کوئی غیر نبی اپنے نبی کے وسیلہ اور اس کی پیروی ہی سے باریاب ہوسکتا ہے۔ یہاں سے چل کر مختلف پڑاؤ آتے ہیں جہاں دروازے بنے ہوئے ہیں --- ان کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

ابوابِ تقرّب: توکّل، صبر، تسلیم، خلہ، محبّت، محبیّت، محبوبیّت، حسبِ صرفہ، رضا، کمالاتِ نبوت، کمالاتِ رسالت، کمالاتِ اولوالعزمی، حقیقتِ نبوت، حقیقتِ رسالت، حقیقتِ اولوالعزمی، حقیقتِ صلوٰۃ، حقیقتِ کعبہ، حقیقتِ قرآن، دائرہ قیومیت، فردیّت، قطبِ وحدت، صدّیقیت، عبدیّت --- ولایت کی یہ انتہائی منزل ہے۔ اس کے آگے کی منازلِ سلوک خاص نبوت کی منازل ہیں۔ ان میں کسی غیر نبی کا باریاب ہونا ایسا ہی ہے جیسے شاہی محل میں بادشاہ کے دوست اور خدّام ہوں۔ صحابی کو دوست اور ولی کو خادم کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ مگر جو ولی ان منازل میں باریاب ہوتا ہے اسے اولیاء میں خصوصی امتیاز اور افتخار کی شان حاصل ہو جاتی ہے۔ اس سے آگے کی منازل کی تفصیل یوں ہے:

تفصیلِ منازل:

دائرہ قربِ نبوّت، قربِ رسالت، قربِ اولوالعزمی، قربِ محمدی، وصالِ محمدی، قربِ الٰہی، وصالِ الٰہی، رضائے الٰہی، قربِ رحمت، بحرِ رحمت، خزانۂ رحمت، منبعِ رحمت اور پھر بابِ حجاباتِ الوہیّت پر رسائی ہوتی ہے۔